81933 ـ کیا علیحدہ رہائش لے کر دینا بیوی کے حقوق میں شامل ہوتا ہے ؟

سوال

اگر والدین کے گھر میں جگہ بھی ہو اور وہاں کوئی اور غیر محرم نہ بھی ہو تو کیا پھر بھی بیوی کو والدین کے ساتھ رکھنا بیوی کے حقوق کے منافی ہوگا یا نہیں ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

بیوی کا اپنے خاوند پر حق ہے کہ وہ بیوی کے لیے امن و امان والی رہائش مہیا کرے، اس میں خاوند کی مالی استطاعت کو مدنظر رکھا جائیگا اور وہ اپنی مالی استطاعت کے مطابق بیوی کو رہائش مہیا کرنے کا پابند ہے، لہذا مالدار خاوند اپنے شایان شان رہائش بیوی کو لے کر دےگا، اور تنگدست پر اس طرح کی رہائش مہیا کرنا ہوگی جو اللہ نے اسے استطاعت دے رکھی ہے.

اگر بیوی کسی اور کو اپنے ساتھ رکھنے سے ضرر محسوس کرتی ہو تو خاوند اپنی بیوی کے ساتھ کسی اور کو نہیں رکھ سکتا مثلا خاوند اپنے والدین یا کسی دوسری بیوی کی اولاد کو بیوی کی رضامندی کے بغیر نہیں رکھ سکتا.

اور اگر خاوند کے والدین محتاج اور ضرورتمند ہو اور بیوی ان کے ساتھ رہنے میں کوئی ضرر و نقصان محسوس نہیں کرتی تو ہم بیوی کو نصیحت کرتے ہیں کہ وہ اس ضرورتمند کا خیال کرتے ہوئے اللہ سے ڈرے، اور اسے یہ معلوم ہونا چاہیے کہ خاوند کے والدین سے حسن سلوك کرنا خاوند کے ساتھ حسن معاشرت میں شامل ہوتا ہے.

اور ایك عقلمند خاوند ایسا کرنے پر اپنی بیوی کی قدر کرتا ہے، جس سے خاوند اور بیوی کے مابین تعلقات میں اور زیادہ محبت و مودت پیدا ہوتی ہے.

اور اگر ممکن ہو سکے تو خاوند اپنے والدین کے لیے گھر بنائے، اور بیوی کے لیے ان کے قریب ہی گھر بنا دے تا کہ دونوں علیحدہ ہوں اور دونوں کو ان کی خدمت کرنے میں بھی کوئی مشکل پیش نہ آ سکے، بہتر تو یہی ہے کیونکہ اس طرح والدین اور بیوی دونوں کو ہی حقوق مل جائیں گے، اور نہ ہی خاوند اور بیوی میں کوئی اختلافات پیدا ہونگے، اور نہ ہی والدین کے ساتھ قطع رحمی ہو سکےگی.

رہائش کے بارہ میں بیوی کے حقوق کا تفصیلی بیان سوال نمبر (7653) کے جواب میں ہوچکا ہے آپ ا سکا مطالعہ ضرور کریں.

خاوند کے والدین کے ساتھ رہنے کی بنا پر خاوند اور بیوی کے مابین پیدا ہونے والے اختلافات اور مشکلات کو دیکھنے والا شخص علماء کرام کے اس قول کی حکمت معلوم کر سکتا ہے کہ بیوی کو علیحدہ رکھنا بیوی کے حقوق میں شامل ہے.

لیکن اگر بیوی اپنے خاوند اور ساس سسر کے ساتھ حسن سلوك کرتے ہوئے اور خاص کر اگر ساس سسر خدمت کے محتاج ہوں اور بیوی ان کے ساتھ رہنے پر راضی ہو جائے تو ان شاء اللہ اسے اجروثواب حاصل ہوگا، لیکن اسے پھر صبر و تحمل سے کام لینا چاہیے، اللہ تعالی ہی مددگار ہے اور اسی پر بھروسہ ہے.

واللہ اعلم.